شذرات

افادات امام عبیداللہ سندھی

(۳)

مگر ان کو تعلیم دینی از حد مشکل ہے اس لیے کہ مرد خواہ کسی قدر پابند صوم وصلوٰۃ ہو اس کا عورتوں کو تعلیم دینا قباحت سے خالی نہیں ہے اور اس سے کئی قسم کے سوئے ہوئے فتنوں کے اٹھنے کا احتمال ہے اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے اور پھر ان کو تعلیم دے سکے۔ ان کے اخلاق بھی نہ بگڑتے پائیں۔ اور پھر وہ بھی با اخلاق ہو کر تعلیم دے سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات کے یہی راز مضمر تھا۔ سندھ میں دارالحکومت ٹھٹہ میں ایک بزرگ نے چار بیویاں کیں۔ مگر ازدواجی تعلقات قائم نہیں رکھے۔ اور انھیں مکمل تعلیم دے کر رخصت کر دیا۔ اور پھر اسی طرح چار اور سے نکاح کیا اور انہیں مکمل تعلیم دے کر رخصت دے دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام سندھ میں عورتوں میں دینیات کی تعلیم آج تک عام ہے۔ غرض بتلایا کہ معاشرتی زندگی بسر کرنے کا درجہ ہے اگر تم نے صرف قومی پروگرام کو مکمل کرنا ہے تو اس کے لیے صرف ایک عورت کافی ہے اور زیادہ عورتیں صرف اس صورت میں کی جائیں جب کہ بین الاقوامی پروگرام کی تکمیل منظور ہو۔ تم میں جب ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی طاقت اور ان کے لیے علیحدہ علیحدہ مقام اور دیگر انتظام کر سکو گے اس صورت میں تو جائز ہے۔ بین الاقوامی پروگرام کو چلانے کے لیے تم اپنے گھر میں ایسی شادیاں کرو تاکہ ان سے جو بچے پیدا ہوں انھیں بین الاقوامی پروگرام کی تعمیر کے لیے تیار کیا جائے۔ فواحدۃ تو ایک ہی پر قناعت کرو اگر انصاف قائم نہ کر سکو۔

آو مَا ملکت ایمانکم وہ عورتیں جن کے مرد جنگ میں مارے جائیں اور وہ گرفتار ہوجائیں ان عورتوں کو اب جیل میں رکھنا ان کی اخلاقی موت کے برابر ہے ۔ جیسا کہ آج بھی جیلوں میں دیکھا جاتا ہے کہ وہاں عورتوں اور بچوں کی اخلاقی حالت نہایت گر جاتی ہے ۔ ان عورتوں کو اس ذلت کی زندگی سے بچانے کے لیے گھر میں رکھنے کی اجازت دی ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ہ سیدھے راستے سے گمراہ نہ ہوگے تمھیں اوپر جو قانون دیا گیا ہے اس کی پابندی کروگے تو اپنی معاشرتی زندگی نہایت منصفانہ مزاجی سے بسر کروگے ۔ اور کسی پر ظلم نہ کرسکوگے ۔ اب بچوں کے حقوق کا بیان ختم ہوا ۔ اگلی آیت میں عورتوں کے حقوق کا بیان شروع ہوا ۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔـا مَّرِیْٓـًٔـا ہ

اور دے ڈالو عورتوں کو مہران کی خوشی سے پھر اگر وہ اس میں کچھ چھوڑ دیں ۔ تم کو اپنی خوشی سے اس کو کھاؤ

ان کو مہر عطیہ کے طور پر دو ۔ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ انھیں اپنے مال "مہر" صرف کرنے کا پورا اختیار دیا جائے ۔ اس کے بعد وہ خوشی سے اس میں تم کو بھی شامل کرسکتی ہیں ۔ تاکہ تم بھی اس سے فائدہ اٹھاسکو ۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ہ

اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے وہ مال جن کو بنایا اللہ تعالیٰ نے تمھارے گزران کا سبب اور ان کو اس میں سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور کہو ان سے بات معقول ۔ اموالکم مراد قومی مال پہلے شخصی حقوق کے متعلق اب قومی حقوق کے متعلق ذکر ہو رہا ہے کہ اگر اس یتیم کو کافی سمجھ پیدا نہیں ہوئی تو اس کو اس کا مال نہ دو اس لیے کہ یہ قوم کا مال ہے اور قوم کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا ذریعہ ہے اور وہ یتیم ممکن ہے کہ اسے بے سمجھے تلف کردے ۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پہنچے نکاح کی عمر کو، پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالے کردو ان کے مال ان کو اور نہ کھاؤ یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے کہ تو یہ بڑے نہ ہو جائیں اور جس کو حاجت نہ ہو تو مال یتیم سے بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے موافق دستور کے پھر جب ان کو حوالے کردو ان کے مال تو گواہ کرلو اس پر اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو یا بہت، ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

بَلَغُوا النِّكَاحَ معاشرتی زندگی کے قابل ہو امام ابوحنیفہ نے جانچنے کے لیے عمر کا وقت ۱۵ برس رکھا ہے اور جانچ کے لیے تین سال مقرر کیے ہیں۔ اس صورت میں اس کا مال اٹھارہ سال کی عمر میں دے دینا چاہیئے رشدا اس عرصے میں اگر دیکھو کہ وہ شریفانہ طور پر چل رہا ہے تو اس کا مال اسکو دیدو وَلَا تَاْكُلُوْهَا..... وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا غنی کو لینے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ قومی مال ہے خواہ مخواہ برباد نہیں ہونا چاہیئے بِالْمَعْرُوْفِ یعنی بڑی بڑی تنخواہیں لینے کی اجازت نہیں۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اپنے آپ کو تیار رکھو کیونکہ تم نے اللہ کو حساب دینا ہے یعنی اگر اسی قانون پر عمل کروگے تو دنیا میں پھولو پھلوگے غرض اسی اجتماعی زندگی میں سارا قانون دے دیا گیا ہے۔